سوال

(41) نمازِ جنازہ بلند آواز میں پڑھنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازِ جنازہ بلند آواز میں پڑھنا جائز ہے؟ اور نبی کریم ﷺ نے خود پڑھایا ہے؟ حوالہ سے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلند آواز سے جنازہ پڑھانے کا جواز ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

’صَلَّی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی جَنَازَةٍ فَحَفِظتُ مِن دُعَائِہٖ، وَہُوَیَقُولُ: اَللّٰھُمَّ اغفِرلَہٗ وَارحَمہُ‘ (صحیح مسلم، بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَیِّتِ فِی الصَّلَاةِ، رقم:۹۶۳)

رسول ا ﷺ نے ایک جنازہ پڑھا۔ آپ ﷺ کی دعا سے میں نے یاد کیا۔ آپ فرما رہے تھے: اے ا ! اس میت کو معاف کردے اور اس پر رحم فرما! الخ۔‘‘

اخیر میں کہتے ہیں کہ

’حَتّٰی تَمَنَّیتُ اَن اَکُونَ اَنَا ذٰلِکَ المَیِّتَ‘

’’یہاں تک کہ (دعا پر تاثیر ہونے کی بناء پر) مجھے آرزو پیدا ہوئی کہ میں ہی یہ میت ہوتا۔‘‘

اور نسائی کی روایت میں سماع کی تصریح بھی موجود ہے اور واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

’فَسَمِعتُہٗ یَقُولُ: اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِکَ... الخ‘ (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِی الدُّعَاءِ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْجِنَازَةِ، رقم:۱۴۹۹)، (سنن أبی داود، بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَیِّتِ، رقم:۳۲۰۲)

’’میں نے آپ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے: اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے ہے...‘‘

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی سماع کی تصریح ہے، جس میں مذکور ہے کہ آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: ’’اَللّٰھُمَّ أَنتَ رَبُّھَا... الخ‘‘ (سنن أبی داود، بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَیِّتِ، رقم:۳۲۰۰)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

’جَمِیعُ ذٰلِکَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَہَرَ بِالدُّعَاءِ، وَہُوَ خِلَافُ مَا صَرَّحَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ مِن اِستِحبَابِ الاِسرَارِ بِالدُّعَاءِ۔ وَقَد قِیلَ: اِنَّ جَہرَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ لِقَصدِ تَعلِیمِہِم۔ قَالَ: وَالظَّاہِرُ اَنَّ الجَہرَ، وَالاِسرَارَ بِالدُّعَاءِ جَائِزَانِ، اِنتَہٰی‘ (المرعاۃ:۲/۴۷۸)

مندرجہ بالا روایات میں خود رسول ا ﷺ کے جہری جنازہ پڑھانے کا تذکرہ ہے، کیونکہ سماع بلا جہر ناممکن ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:111

محدث فتویٰ